Majallah-e-Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 31, Sr.No.78, 2010, pp 167 - 188

مجلّہ تحقیق
مجلۂ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۱، جنوری۔مارچ ۲۰۱۰ء، شمارہ ۷۸

قرآن مجید کے انگریزی تراجم کا تاریخی تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر محمد سلیم اسماعیل☆

Abstract:

The article entitled :"Critical and historical judgement of the translations of the meanings of Holy Quran" in English is brief introduction of the contribution of the of some muslim and non muslim scholars towords tranlations of the meanings of Holy Quran in English language. It has confermed that one should never expect any translation to convey in full the ideas expressed in arabic original as stated by williams on the subject."No translation,however faithful to the meaning has ever been successfull"The first translation of the meaning of Holy Quran into western languages was made into Latin.It was carried out by Robertus Rotenesis and Herman dalmata in 1143,but it was not published until 1543.A number of trans lations of the meanings of the Holy Quran have also been made by born Muslims.The article would be Beneficial and informative for the students and scholars of Quranic studies and rest of islamic sciences .

اہل یورپ اور انگریزی زبان و ادب کا باہمی واسطہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ انگریزی زبان و ادب کا دامن اہل یورپ کے افکار و نظریات سے بھر پور ہے۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل یورپ علمی ، ادبی اور ثقافتی اعتبار سے پسماندہ تھا، ایک وقت آیا کہ صلیبی جنگوں کی صورت میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا فلسطین کی سرزمین میں آمنا سامنا ہوا اور

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

بظاہر عیسائیوں کو شکست ہوئی، لیکن بعض تاریخ نویسوں کا خیال ہے کہ ان جنگوں کے بعد ہی عیسائیوں نے بڑے زور شور سے دین اسلام بارے جانکاری شروع کی اور آخر کار مسلمانوں پر اپنی اجارہ داری کے حسین خواب کو شرمندہ تعبیر کیا۔ وہ قومیں جو اپنے جغرافیائی حدود کے ساتھ ساتھ اوقاتِ کار کے لحاظ سے بھی طویل ہو جاتا ہے۔

غیر مسلم اقوام خصوصاً عیسائیوں اور یہودیوں نے دینِ اسلام اور مسلمانوں کے عقائد کی پختگی اور اپنے سنہری اصولوں کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے کامیابی کے راز کو تلاش کرنے کی کوششیں تیز کر دیں۔ اسلامی تعلیمات کا بنیادی مآخذ ہونے کی وجہ سے قرآن کریم مستشرقین کی توجہ کا مرکز روزِ اول سے ہی رہا ہے۔ مستشرقین کی یلغاروں کا زیادہ تر ہدف قرآن کریم اور سیرت طیبہ ہی رہے ہیں۔ قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لیے عجمی مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں نے بھی اس خیرِ عظیم سے واقفیت کی خاطر اس کے مطالب سمجھنے کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کیا ہے۔ غیر مسلم اقوام کے مذہبی رہنماؤں نے قرآن مجید کو خود سمجھنے اور اپنی قوم کو قصداً غلط تاثر دینے کے لیے اپنی اپنی زبانوں میں اس کے ترجموں کا آغاز کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مترجمین کے پیش نظر کئی مقاصد ہوں گے لیکن ایک مقصد جو سب سے زیادہ مقبولیت کا حامل نظر آتا ہے وہ ان کا فکر اسلامی سے واقفیت حاصل کرنا بھی تھا جیسا کہ ڈاکٹر محمود رابداوی رقمطراز ہیں: ''ان الترجمات الاوروبیۃ کان ھدفھا التعرف علی الفکر الاسلامی'' (۱)

مغربی زبانوں میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ راہبوں کے سربراہ پطرس ایبٹ اف کلونی (Peter Abbot of Cluny) کی فرمائش پر انگلستان کے ایک فاضل رابرٹس ریٹینیس (Robertus Retenesis) اور ایک جرمن ہرمن آف ڈالمیٹیا (Herman of Dalmatia) نے لاطینی زبان میں ۱۱۴۳ء میں مکمل کیا تقریباً چار سو سال تک یہ ترجمہ قرآن ایک خانقاہ میں پڑا رہا اور اسے شایع کرنے کی جرات نہ ہوئی حتی کہ ۱۵۴۳ء کو سوئٹزر لینڈ کے ایک شخص ببلی انڈر تھیوڈور (Bibliander Theodor) نے اس قدیم لاطینی ترجمے کو ۱۵۴۳ء

میں باسل کے مقام سے شایع کیا (۲) ۔ مذکورہ لاطینی ترجمے بارے پروفیسر اے جے آر بری(A.J. arberry) لکھتے ہیں۔

"It abounds in inaccuracies and misunderstandings, and was inspired by hostile intention‹ nevertheles.it served as the foundation of the earliest tranaslation into modern European idioms"(3)

یہ لاطینی ترجمہ قرآن مجید غلطیوں اور غلط فہمیوں سے بھرا ہوا ہے اور متعصبانہ بدنیتی پرمبنی ہے اُس کے باوجود اس ترجمے؟ جدید مغربی زبانوں میں تراجم قرآنی کے لیے بنیاد کا کام کیا بعدازاں یہ ترجمہ دو تین دفعہ شایع کیا گیا۔ اس ترجمہ قرآن بارے جورج سیل (George Sale) یوں رقمطراز ہیں: ''عام طور پر وہ بالکل صحیح ہے، مگر عربی محاورے کا اس درجہ خیال رکھا گیا ہے کہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا، شرح مفید ہے، لیکن حواشی غیر تسلی بخش اور بعض حالتوں میں خارج البحث ہیں'' (۴)

موسیوسیوائی(Savay) اس ترجمہ قرآن بارے لکھتا ہے: ''یہ ترجمہ قرآن لفظی ہے اور اس میں قرآن کریم کے مضمون کو بیان نہیں کیا گیا بلکہ اس کو لاطینی زبان میں بکھیر دیا گیاہے اور گو اصل عبارت کی خوبیاں جاتی رہی ہیں تاہم اس ترجمہ قرآن کو دورائر (Duryer) کے ترجمہ قرآن پر ترجیح دی جاسکتی ہے'' (۵)

دورائرستر ہویں صدی مسیحی یعنی ۱۶۷۹ء مصر کی فرانسیسی کونسل میں تھا، عربی اور ترکی زبانوں پر خاصا عبور تھا۔ اس نے قرآن مجید کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا جو پیرس سے شایع ہوا۔ (۶)

انگریزی زبان میں جن حضرات نے قرآن کریم کے ترجمے کیے انھیں ہم دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مستشرقین کے انگریزی تراجم قرآن

۲۔ مسلمانوں کے انگریزی تراجم قرآن

مستشرقین جن کے انگریزی تراجم مشہور ہوئے درج ذیل ہیں:

۱۔ الیگزینڈ راس (Alexander Ross) ۱۶۴۹ء

۲۔ جارج سیل (George Sale) ۱۷۳۴ء

۳۔ جے ایم راڈویل (J.M. Rodwell) ۱۸۶۱ء

۴۔ ای، ایچ پالمر (E.H. Palmer) ۱۸۸۰ء

۵۔ رچرڈ بیل (Richard Bell) ۱۹۳۷۔۸ء

۶۔ اے جے آربری (A.J.Arberry) ۱۹۵۵ء

۷۔ این جے داؤد (N.J.Dawood) ۱۹۵۶ء

۸۔ بلاشیر

ہندوستانی اور دیگر مسلم مترجمین جن کے انگریزی ترجمہ قرآن مشہور ہوئے درج ذیل ہیں۔

۱۔	عبدالحکیم پٹیالوی	۱۹۰۵ء
۲۔	مرزا ابوالفضل	۱۹۱۲ء
۳۔	محمد علی لاہوری	۱۹۱۷ء
۴۔	حیرت دہلوی	۱۹۱۹ء
۵۔	حافظ غلام سرور	۱۹۲۰ء
۶۔	مارماڈیوک پکتھال	۱۹۳۰ء
۷۔	شیر علی	۱۹۵۵ء
۹۔	عبدالماجد دریابادی	۱۹۵۸ء
۔	کمال الدین نذیر احمد	۱۹۵۸ء
۱۰۔	علی احمد جالندھری	۱۹۶۲ء
۱۱۔	ایس ایم عبدالحمید	۱۹۶۲ء

۱۲۔	احمد علی میر	۱۹۶۴ء
۱۳۔	خادم رحمانی نوری	۱۹۶۴ء
۱۴۔	ایم ایچ شاکر	۱۹۶۸ء
۱۵۔	ملک غلام فرید	۱۹۶۹ء
۱۶۔	پیر صلاح الدین	۱۹۷۱ء
۱۷۔	محمد ظفر اللہ خان	۱۹۷۱ء
۱۸۔	ہاشم علی	۱۹۷۴ء
۱۹۔	اختر حسین	۱۹۷۴ء
۲۰۔	محمد تقی الدین ہلالی اور محسن خان	۱۹۷۸ء
۲۱۔	سعید اختر رضوی	۱۹۷۸ء
۲۲۔	محمد احمد	۱۹۷۹ء
۲۳۔	محمد اسد	۱۹۸۰ء
۲۴۔	حمد وائی زیڈ	۱۹۸۰ء
۲۵۔	محمد اشتیاق	
۲۶۔	محمد علی حبیب	

۲۷۔ ۱۹۹۲ء رحمۃ اللعالمین فاونڈیشن کی طرف سے ایک انگریزی ترجمہ قرآن کی اشاعت ہوئی۔

۲۸۔ امام علی ریسرچ سنٹر سے ۱۹۶۶ء میں ایک انگریزی ترجمہ قرآن کی اشاعت ہوئی۔

۲۹۔ ایران، اصفہان سے ایک انگریزی ترجمہ قرآن کی اشاعت ۱۹۹۷ء میں کی گئی۔

قرآن پاک کا پہلا مکمل انگریزی ترجمہ قرآن الیگزینڈر راس کے ہاتھوں ہوا۔ یاد رہے ان مترجمین کے علاوہ بہت سے ایسے بھی ہیں جنھوں نے قرآن کریم کے جزوی ترجمے بھی

کیے۔ انگریزی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن ۱۶۶۹ء میں الیگزینڈر راس نے کیا، حقیقت میں یہ ترجمہ قرآن فرانسیسی زبان میں کیے گئے قرآن کریم کے ترجمے کا ہی ترجمہ تھا۔ پہلی دفعہ یہ ترجمہ قرآن لندن سے شایع ہوا اور دوسرا ایڈیشن ۱۶۸۸ء اور تیسرا ایڈیشن ۱۸۰۶ء کو امریکہ سے شایع ہوا۔ اب یہ ترجمہ قرآن ناپید ہو چکا ہے۔ (۷)

دوسرا مشہورا انگریزی ترجمہ قرآن ۱۷۳۴ء میں جارج سیل نے کیا۔ یورپین حلقے میں یہ ترجمہ قرآن بہت مشہور ہوا اور اس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ جارج سیل نے ۱۶۹۷ء میں لندن کے ایک تاجر کے گھر میں جنم لیا، ۱۷۲۴ء میں ایک سکول سے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ قانونی تعلیم بھی حاصل کی عربی زبان و ادب انگلستان سے سیکھی۔ (۸)

عبداللہ یوسف علی اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں جارج سیل کے مذکورہ ترجمے کے بارے یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"George Sale's translation (1734) was based on Marracci's Latin Version, and even his notes and his Preliminary discourse are based mainly on Marracci's Latin version" (9)

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں جارج سیل کے انگریزی ترجمہ قرآن بارے یوں لکھا گیا ہے۔

"The 18th century brought translation made directly from an Arabic original by Sale into English published in 1734" (10)

انگریزی کا قابل اعتنا ترجمہ انگلستان سے ایک وکیل جارج سیل نے ۱۷۳۴ء میں شایع کیا سیل کے پیش نظر پادری لیڈوئس مرا کی کا لاطینی ترجمہ قرآن تھا۔ (۱۱)

جارج سیل کا انگریزی ترجمہ مترجم کی زندگی ہی میں شایع ہو چکا تھا۔ یہ ترجمہ قرآن ۱۷۳۴ء میں شایع ہوا۔ اور ۱۷۳۶ء میں جارج سیل فوت ہو گیا۔ اہل یورپ کے دیگر انگریزی

تراجم کے مقابلے میں اپنے دور کے لحاظ سے یہ ترجمہ قرآن قدرے بہتر ہے۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی اپنے مقالہ میں جارج سیل کے مذکورہ ترجمہ قرآن سے متعلق لکھتے ہیں: ''اس ترجمہ قرآن کریم کی مقبولیت کی یہی دلیل کافی ہے کہ اس وقت سے اب تک برابر اس کے ایڈیشن پر ایڈیشن نکلے چلے آرہے ہیں اول تو اس مترجم کو قرآن پاک سے اچھی خاصی ہمدردی ہے۔ اس کی عظمت کا وہ دل سے قائل ہے عجب نہیں کہ در پردہ وہ مسلمان ہو گیا ہو۔ جاج سیل نے ترجمے کے دوران (اسلامی مصادر) اور مفسرین کو پیش نظر رکھا۔ تفسیری حاشیہ کے ساتھ ساتھ تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ (۱۲)

علامہ زرقانی اپنی کتاب مناھل العرفان میں جارج سیل کے مذکورہ انگریزی ترجمہ قرآن کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں: '' وتکرر طبع ھذہ الترجمات حتی ان ترجمۃ واحدۃ ھی ترجمۃ جورج سیل الانجلیزی طبعت اُلاربع وثلاثین مرۃ'' (۱۳)

'' قرآنی تراجم کی طباعت مسلسل ہوتی رہی یہاں تک کہ ایک ہی انگریزی ترجمہ قرآن جو جورج سیل نے کیا وہ چونتیس بار شایع ہوا''۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یورپ میں جورج سیل کے انگریزی ترجمہ قرآن کو بہت زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی ۔ محمد خلیفہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"Undeniably Sale's translation of the Qur'an Contains any Faults, each one indicating that he could not have fully grasped to the Arabic Language" (14)

''اس میں کوئی شک نہیں کہ جورج سیل کا انگریزی ترجمہ قرآن اغلاط سے بھر پور ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسے عربی زبان و ادب پر مکمل دسترس حاصل نہیں تھی۔''

حقیقت یہ ہے کہ جارج سیل کے پیش نظر پادری مرا کی (Marracci) کا لاطینی ترجمہ قرآن تھا۔ جو ۱۶۹۸ء کو پادو (Padua) کے مقام سے شائع ہوا، پروفیسر اے جے آربری (A.J. Arberry) کے مذکورہ ترجمہ قرآن بارے قطعاً کوئی خوش فہمی نہیں ہے۔ اس

کی رائے میں اگرچہ جورج سیل کو زیادہ سہولتیں میسر تھیں، پھر بھی وہ تعصب اور جانب داری کا برابر شکار رہا اور اس سلسلے میں کوئی ہچکچاہٹ بھی محسوس نہیں کرتا تھا۔ جورج سیل کے ترجمہ قرآن کا دیباچہ پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بدنیت بھی تھا تقریباً ڈیڑھ صدی تک جورج سیل کا ترجمہ عیسائی حلقوں میں مروج و متداول رہا اور کار لائل جیسے لوگ اس ترجمے کو پڑھ کو اسلام کے بارے میں اپنی رائے قائم کرتے رہے۔ (۱۵)

مستشرقین کے انگریزی تراجم میں تیسرا مشہور ترین ترجمہ قرآن جے، ایم، راڈویل (J.M. Rodwell) کا ہے جس نے خصوصاً یورپین حلقے میں اچھی خاصی شہرت حاصل کی، جے، ایم، مراڈویل نے "The Qur'an" کے عنوان سے ۱۹۶۱ء کو پہلی بار ترجمہ قرآن شائع کروایا، یہ ترجمہ قرآن بھی عربی متن کے بغیر ہے اور یاد رہے جے ایم، راڈویل ایک متعصب عیسائی کی شہرت کا حامل تھا۔ اس نے مذکورہ انگریزی ترجمہ میں مکی سورتوں کی ترتیب ڈاکٹر غستاف وائل مصنف تمہید القرآن ۱۸۷۸ء ورتھیوڈ ورنولڈ یکی مصنف تاریخ القرآن کی پیش کردہ ترتیب کے مطابق رکھی۔

مراد یہ ہے کہ سورتوں کی ترتیب اپنے خاص انداز میں لکھی گئی ہے۔مارگولیتھ پادری جے ایم راڈ ویل کے مذکورہ انگریزی ترجمہ قرآن بارے کہتے ہیں کہ'' یہ انگریزی ترجمہ قرآن اس سے پہلے کے تمام انگریزی تراجم سے بہتر ہے''۔(۱۶)

ڈاکٹر جمیل نقوی، جے ایم راڈ ویل کے انگریزی ترجمہ بارے رقمطراز ہیں: جے، ایم راڈویل نے ۱۹۶۱ء میں پہلی بار بغیر عربی متن کے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان میں شائع کیا (۱۷)

اس انگریزی ترجمہ قرآن میں عیسائیت کے مذہبی تعصب کی بھر پور انداز میں عکاسی ہوتی ہے جیسا کہ عبداللہ یوسف علی اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"His translation was first Published in 1861, though he tries to render the idiom fairly, his notes show the mind of a

christian clergyman, who was more concerned to show up". (18)

1915ء، 1918، ۱۹۲۱، ۱۹۲۶، ۱۹۲۹ء میں راڈویل کا مذکورہ انگریزی ترجمہ قرآن مارگولیتھ نے لندن سے شائع کروایا۔ راڈویل کا یہ انگریزی زبان میں دوسرا بڑا مشہور ترجمہ قرآن ہے جو ابتدائی دور میں لکھا گیا۔ بعض مقامات پر راڈویل نے ترجمہ میں توضیحی تبصرہ بھی کیا ہے، حافظ غلام سرور اپنے انگریزی ترجمہ قرآن مجید میں جے، ایم راڈویل کے انگریزی ترجمہ قرآن بارے یوں لکھتے ہیں۔

"Rodwell's tanslation is most careful Piece of work done in extremly scholarly way, and although there are many mistakes".(19)

ای۔ایچ، پالمر (E.H. Palmer) کا ۱۸۶۷ء میں مشرقی علوم کے فیلو (Fellow) کی حیثیت سے کیمبرج یونیورسٹی میں انتخاب ہوا۔ ای۔ایچ۔پالمر کیمبرج یونیورسٹی میں عربی کا پروفیسر تھا۔ (۲۰) ۱۸۸۰ء میں ایڈورڈ پالمر ہنری نے انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ عیسائی حلقوں میں پالمر کا ترجمہ قرآن بڑا مشہور ہوا اور سابق انگریزی تراجم سے قدرے بہتر تصور کیا گیا، لیکن اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق اہل یورپ کا کوئی ترجمہ قابلِ اعتماد نہ تھا انگریزی زبان میں ترجمہ قرآن پہلی مرتبہ نومسلم مارما ڈیوک پکتھال (Marma Duke Pickthal) اور دوسرا محمد عبداللہ یوسف علی نے کیا۔

ای۔ایچ، پالمر (E.H.Palmer) کا انگریزی ترجمہ قرآن ۱۸۸۰ء میں آکسفرڈ کے (Clarenden Press) سے شائع ہوا۔ (۲۱)

ایک مرتبہ یہ ترجمہ قرآن امریکہ سے بھی شائع ہوا۔ علامہ عبداللہ یوسف علی اپنے انگریزی ترجمہ کے مقدمہ میں پالمر کے ترجمہ قرآن متعلق لکھتے ہیں۔

"Prof. E.H. Palmer,s translatin (first published in 1876) suffers from the idea that the Qur'an ought to be translated into calloquil language. He failed to realise the beauty and grandeur of style in the original Arabic laguage. To him that style was "rude

and rugged". We very justifiably call his translation careless and slipshod). "(22)

جرجی زیدان ای ایچ پالمر بارے لکھتے ہیں: ''پالمر کیمبرج یونیورسٹی کے اساتذہ میں سے تھا اس نے عربی نحو میں کتاب لکھی اور بہاؤالدین زہیر کا دیوان انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع کیا اور اس کی کئی کتب ہیں، اس نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ بھی کیا۔ مختصر یہ کہ دیگر مستشرقین کے مقابلے میں ای ایچ پالمر کا انگریزی ترجمہ اچھا خاصا بہتر اور مقبول تھا۔

رچرڈ بیل (Richard Bell) نے جوایڈنبرا یونیورسٹی میں عربی کے لیکچرار تھے۔ انہوں نے ۱۹۳۷ء تا ۱۹۳۹ء کے دورانیہ میں قرآن مجید کا انگریزی زبان میں '' The Kuran'' کے عنوان سے ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ قرآن مجید پہلی دفعہ ایڈنبرایونیورسٹی پریس سے شائع ہوا اس کے بعد ۱۹۶۰ء، ۱۹۸۱ء ۱۹۹۸ء میں بھی مذکورہ ترجمہ کی اشاعت ہوتی رہی۔ رچرڈ بیل نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں سورتوں کی ترتیب راڈویل سے بڑھ کر ایک اور اپنے خاص انداز میں پیش کی۔ (۲۳)

رچرڈبیل کا یہ انگریزی ترجمہ قرآن ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۱ء میں منٹگمری واٹ کے ترمیم واضافہ کے ساتھ دوبارہ شائع کیا گیا۔ ۱۹۵۵ء میں کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر اے، جے آربری (A.J.Arberry) نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جو بڑا مشہور ہوا۔ اس ترجمہ قرآن مجید کے افتتاحیہ میں انگریزی تراجم کا ذکر کرتے ہوئے چند ترجموں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا اور قرآن مجید میں مذکورہ واقعات کا ذکر بھی کیا۔ دو جلدوں میں بغیر عربی متن کے یہ انگریزی ترجمہ قرآن بڑا مشہور ہوا، اور علمی و ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

محمد خلیفہ اپنی کتاب میں پروفیسر اے۔ جے۔ آربری کے ترجمہ قرآن سے متعلق یوں ذکر کرتے ہیں:

"Professor Arberry's translation of the Original Arabic was Published in 1955 and was described by Watt. Williams and other as of the greatest Literary distinction."(24)

۱۹۵۶ء میں امریکہ سے ایک انگریزی ترجمہ قرآن این جے داؤد نامی آدمی نے لکھا جو بغداد میں پیدا ہوا یہ ترجمہ قرآن ایک ہی جلد میں ہے، این جے داؤد نے لندن یونیورسٹی سے گریجوایشن کی ۱۹۴۵ء میں عراق سٹیٹ سکالر کی حیثیت سے انگلستان سے آیا۔ اس کے ترجمہ قرآن میں سورتوں کی ترتیب راڈویل اور رچرڈبل کی طرح ہے۔ ترجمہ قرآن میں مختلف ممالک خصوصاً بلادِ اسلامیہ پاکستان، یوگوسلاویہ، ایران، افغانستان، لبنان، استنول کی تاریخی مساجد کی تصاویر بھی موجود ہیں۔ این جے داؤد اپنے ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"It is my belief that the Kor'an is not one of the greatest books of prophetic literature but a literary master piece of surpassing excellence"(25)

مستشرقین کے مشہور انگریزی تراجم میں ایک ترجمہ قرآن بلاشیر کا بھی ہے جس کی تاریخ طباعت معلوم نہیں وہ اپنے ترجمہ قرآن میں سورتوں کی ترتیب بارے خود معترف ہے کہ انہوں نے ان سورتوں کی ترتیب اپنی مرضی کے مطابق اور دیگر مستشرقین کی طرح پیش کی ہے۔

سید ابوالخیر المؤدودی اپنے ایک مضمون میں ای ڈبلیو لین بارے یوں رقمطراز ہیں:

ای ڈبلیو لین انگریز مستشرقین میں سب سے بڑا مکار تھا۔ کیمبرج یونیورسٹی میں جانا چاہتا تھا لیکن جسمانی کمزوری کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ مصر کا سفر کیا اور تین سال وہاں گزارے وہاں کے رسم و رواج پر ایک بہترین کتاب لکھی۔ قاہرہ میں قیام کے دوران کئی اہم ترین علمی، ادبی شخصیات سے ملاقات کی۔ اس کی ایک اور مشہور کتاب عربی زبان کی لغت ہے۔ اس نے اسی عربی لغت لکھنے میں لسان العرب قاموس المحیط اور دیگر معتبر عربی لغات پر اعتماد کیا۔ لیکن افسوس کہ اس لغت کو مکمل نہ کر سکا۔ اس کی وفات کے بعد یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد ہوا جس نے تین ہزار صفحات پر مشتمل یہ لغت مکمل کی۔ ۱۹۶۳ء میں اس لغت کی پہلی جلد شائع ہوئی''(۲۶)

ان کے علاوہ بہت سے ایسے مستشرقین بھی ہیں جنہوں نے قرآن کریم کے جزوی ترجمے بھی کیے ہیں، ان جزوی انگریزی تراجم میں مشہور ترین مترجمین میں ای ڈبلیولین

(E.W.Lane) ہے جس نے ۱۹۴۳ء میں" منتخبات القرآن" کے نام سے قرآن مجید کی چند سورتوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ ۱۹۹۷ء میں کولن ٹرنر (Colin Turner) نامی ایک غیر مسلم نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا، اس ترجمہ قرآن کا نام "The Qur'an" ہے اس ترجمہ قرآن کے مقدمے میں پہلے انجیل کے ترجموں کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور بعد میں قرآنی تراجم کی مختصر سی تاریخ بیان کی گئی ہے، یہ ترجمہ قرآن پنجاب پبلک لائبریری لاہور کے، بیت القرآن سیکشن میں موجود ہے۔ ۱۸۷۹ء میں اس کے بھتیجے سٹینلی لین پول نے بہت کچھ اضافہ ترمیم کے ساتھ اس کا نیا ایڈیشن شائع کیا اس کے علاوہ پادری سیل جو شامی الاصل یہودی النسل تھا، اور مارگولیس نے بھی قرآن مجید کے جزوی ترجمے کیے۔ مارگولیس آکسفرڈ یونیورسٹی میں عربی کا پروفیسر ہو گیا اور اسلام دشمنی میں بڑا ممتاز تھا۔

ایک اور مشہور پادری ایم دہیری نے سیل کے جزوی ترجمے کو بنیاد بنا کر ایک مستقل تفسیر چار جلدوں میں شائع کروائی۔ دہیری نے جن جدید مآخذ سے استفادہ کیا وہ یہ ہیں۔

تفسیر روفی

تفسیر حسینی

تفسیر الرحمٰن

حواشی عبدالقادر اور رفیع الدین دہلوی

۱۹۹۷ء کولن ٹرنر (Colin Turner) نامی ایک آدمی نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں "The Qur'an" کے نام سے ترجمہ کیا۔ مترجم ھذا اپنے مقدمے میں انجیل کے ترجموں کا ذکر کرتا ہے اور بعد میں قرآن مجید کے ترجموں کی تحریک کو بڑے اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

قرآن کریم کے انگریزی ترجموں کی تحریک میں ہندوستانی علما کا حصہ بڑا نمایاں ہے، ان علما میں اکثر قادیانی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علما ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی وہ ہندوستانی عالم ہیں جنھوں نے ۱۹۰۵ء میں سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان

میں پیش کیا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے ۱۴۲۵ھ،۱۹۰۵ء میں "The Holy Quran" کے عنوان سے قرآن کریم کے انگریزی ترجمے کوراجندر پریس سے شائع کروایا۔ عبداللہ یوسف اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمے میں لکھتے ہیں۔

"Dr. Muhammad Abdul-Hakeem, The first Muslim to undertake an english translation was Dr. Khan of Patiala in 1905." (27)

ڈاکٹر عبدالحکیم ایک زمانے میں احمدی قادیانی رہ کر پھر اس حلقے سے نکل آئے تھے، رام پور سے ایک ماہنامہ ''الذکر الحکیم'' کے نام سے نکالا، ترجمہ قرآن انہوں نے اپنے دورِ احمدیت میں ہی لکھا، انہی علما کی طرف سے دوسرا انگریزی ترجمہ مرزا ابوالفضل کا ہے جو انہوں نے ۱۴۳۰ء ۱۹۱۱ء کو الٰہ آباد سے پہلی بار شائع کروایا۔ مرزا ابوالفضل کے مذکورہ انگریزی ترجمے کی ابتدائی طباعت میں سورتوں کی ترتیب مصحف عثمانی کے مطابق نہیں ہے بلکہ مستشرقین نولڈیکی کی ترتیب سے مماثلت رکھتی ہے۔ لیکن موجودہ ایڈیشنوں میں ترجمہ قرآن کی ترتیب مصحف عثمانی کے مطابق ہی ہے۔ (۲۸)

تیسرا انگریزی ترجمہ قرآن محمد علی لاہور (امیر جماعت احمدیہ) کا تھا جو ۱۷۔ ۱۹۱۶ء میں لندن کے جیشم پریس سے شائع ہوا۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے اس کی طباعت کا اہتمام کیا گیا۔ اس انگریزی ترجمہ قرآن کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ بھی لکھا گیا ہے۔

اور جابجا تفسیری نوٹ لکھے گئے ہیں۔ محمد علی لاہور کا مذکورہ ترجمہ قرآن ۱۹۱۶ء میں تین دفعہ شائع ہوا اور یہ ترجمہ ہالینڈ کی زبان میں بھی منتقل کیا گیا۔ ۱۹۲۹ء میں حافظ غلام سرور نے بھی قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ سنگا پور سے شائع کروایا۔ حافظ غلام سرور بڑے عالم فاضل تھے۔ ۱۸۹۴ء۔ ۱۸۹۷ء تک انڈین گلکرائسٹ سکالر رہے۔ ۱۹۲۸ء تک مفتی اف پیٹنگ، سول ڈسٹرکٹ جج سنگا پور رہے۔ حافظ غلام سرور کا مذکورہ بالا انگریزی ترجمہ ۱۹۳۰ء میں آکسفرڈ سے بھی شائع ہوا۔ (۲۹)

عصمت بنارک نے اپنی کتاب میں بغیر کسی حوالے سے حافظ غلام سرور کے انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے متعلق لکھا کہ ترجمہ ۱۹۲۰ء میں سنگاپور سے شائع ہوا تھا۔

بشیر احمد خاور اپنی کتاب: تاریخ القرآن میں حافظ غلام سرور صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کے بارے میں رقمطراز ہیں: ''حافظ غلام سرورجج (ہائی کورٹ) سنگا پور نے انگریزی ترجمہ قرآن شائع کیا جو خاصا مقبول ہوا۔'' مولانا عبدالماجد دریا آبادی سے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں حافظ غلام سرور کے ترجمہ قرآن کا ان الفاظ سے ذکر کرتے ہیں: ''حافظ غلام سرور کے انگریزی ترجمہ کا سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ اسلوب بیان شعرونظم کا اختیار کیا گیا ہے''۔

"The Holy Quran" کے نام سے مرزا نصیر احمد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا جو لاہور کے علمی پرنٹنگ پریس سے ۱۹۲۹ء کو پہلی بار شائع کیا گیا۔ ایک ہی صفحہ کے آدھے حصے پر متن اور آدھے حصے پر انگریزی کا ترجمہ قرآن ہے اور ہر صفحے کے نیچے حاشیہ لکھا ہوا ہے۔

مرزا بشیر الدین کی زیر سر پرستی (The Holy Qur'an) کے عنوان سے شیر علی نے ۱۹۵۵ء میں انگریزی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو'' ربوہ'' پاکستان سے شائع ہوا۔ اس ایڈیشن کے بعد اس ترجمہ قرآن کریم کے کئی اور ایڈیشن شائع ہوئے، محمد ظفر اللہ خان نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ ۱۹۷۱ء میں پہلی بار کرزن پریس لندن سے شائع کروایا۔ دوسری بار ۱۹۷۵ء میں اور پھر ۱۹۷۸ء میں اس ترجمہ قرآن کو شائع کیا گیا پہلی اور دوسری اشاعت کا علیحدہ علیحدہ مقدمہ لکھا گیا۔ مترجم پہلی اشاعت کے مقدمے میں انگریزی زبان میں کیے گئے ترجمہ قرآن کریم کی مشکلات کو بیان کرتا ہے اور ایک ہی قرآنی لفظ کے متعدد لغوی معنی کا ذکر کرتا ہے۔ مقدمہ کے بعد تعارف کے عنوان سے مختلف قرآنی موضوعات کو بڑے اختصار سے زیر بحث لاتا ہے مثلاً لفظ قرآن کے معانی، حفاظت قرآن، قرآن پاک اور گزشتہ الہامی کتب، اصل گناہ آرام اور شیطان، جن کے مفہوم و معانی فاتحہ کا مفہوم قرآن کریم کی چند خصوصیات،

وحی قرآن، قرآن کریم کی تفسیر، نظم قرآن مقصد قرآن، قرآن کریم کا متاثر کن انداز، مطالعہ قرآن، اخلاقی اقدار کی اہمیت کا تعین، زکوۃ، روزہ، حج وغیرہ جیسے موضوعات کو بیان کرتا ہے۔ (۳۰) یہ ترجمہ قرآن عربی متن کے ساتھ ہے ساتھ تفسیری ترجمہ ہے۔

ہندوستان کے مسلم علما کی طرف سے انگریزی زبان میں قرآن کریم کا مشہور ترین ترجمہ عبداللہ یوسف علی اور نو مسلم مار ماڈیوک پکتھال کا تھا، ہاں ان ترجموں سے قبل ایک اور انگریزی ترجمہ قرآن جو مرزا احیرت دہلوی نے (The Kuran) کے عنوان سے ۱۹۱۹ء میں شائع کیا اس ترجمہ قرآن کے ٹائیٹل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ مختلف مشرقی سکالروں نے لکھا تھا لیکن مرزا حیرت دہلوی نے (The Kuran) کے عنوان سے ۱۹۱۹ء میں اس انگریزی ترجمہ قرآن کو شائع کیا۔

مولانا عبداللہ یوسف علی اپنے ترجمہ قرآن کے افتتاحیہ میں رقمطراز ہیں:

"Mirza Hairat of Dehli also published a translation in 1919." (31)

سید عبدالحیٔ حسنی اپنی کتاب الثقافة الاسلامیة فی الهند " میں مرزا حیرت دہلوی کے ترجمہ قرآن کے متعلق رقمطراز ہیں: "وترجمة القرآن لامراء مرزا الدهلوی المشهور بحیرت وهی کترجمة الحافظ نذیر احمد فی بعض الأوصاف وقد صنف المولوی اشرف علی بن عبدالحق التهانوی رسالة فی تخطئة نذیر احمد وامراء مرزا المذکور" (۳۲)

۱۹۳۰ء میں ایک نو مسلم مار ماڈیوک پکتھال نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا، پہلا ایڈیشن بغیر عربی متن کے شائع ہوا۔ یہ انگریزی ترجمہ قرآن پہلی بار لندن سے ۱۹۳۰ء کو "Meaning of the Glorious Qur'an' کے عنوان سے شائع ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں حیدر آباد دکن سے گورنمنٹ سنٹرل پریس، ۱۹۴۰ء میں لندن سے ۱۹۵۳ء میں نیو یارک نیو امریکن لائبریری سے اس کے علاوہ متعدد بار یہ مستند انگریزی ترجمہ قرآن مجید شائع ہوا اور اب تک شائع ہو رہا ہے۔

مولانا محمد قاسمی اپنی کتاب میں پکتھال کے مذکورہ بالا انگریزی ترجمہ پر یوں تبصرہ کرتے ہیں: ''مارماڈیوک پکتھال نے ۱۹۲۸ء میں جب انگریزی میں قرآن کریم کا ترجمہ کر کے علمائے ازہر سے رابطہ کیا تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ مترجم اور جو اس ترجمہ کو پڑھے یا تصدیق کرے وہ گنہگار ہوگا۔'' آگے مزید لکھتے ہیں: ''یہ بیان مغالطہ پر مبنی ہے۔ علمائے ازہر نے پکتھال کے ترجمے پر گناہ کا فتویٰ صادر کیا تھا اگر اسے درست مان لیا جائے تب بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس مخالفت کی وجہ قرآن کریم کا ترجمہ غیر عربی زبان میں کرنا تھا۔ علامہ پکتھال کے ترجمہ پر اعتراض کی نوعیت وہی ہو سکتی ہے۔ جو عبداللہ یوسف علی ۱۹۴۸ء کے انگریزی ترجمہ قرآن پر اعتراضات کی تھی یعنی خود ترجمہ قرآن کی خامیاں اور کمزوریاں باعث تنقید ہوں گی۔'' (۳۳)

محمد خلیفہ اپنی کتاب میں مار ماڈیوک پکتھال کے ترجمہ قرآن بارے میں لکھتے ہیں۔

"There is another translation published in 1930 by westren scholar who accepted Islam. He is Marma duke Pickthal. "(34)

۱۹۳۵ء میں ایک ہندوستانی آئی سی ایس آفیسر عبداللہ یوسف نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کیا۔ یہ ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے پہلا مستند انگریزی ترجمہ قرآن تھا۔ جو ''The Holy Qur,an Text, translation and commentary'' کے عنوان سے شائع ہوا اور بعد میں کئی مقامات سے متعدد بار طبع ہوا۔

۱۹۴۶ء میں نیو یارک سے Hafner Publishing Press اور واشنگٹن سے International Printing Press والوں نے شائع کیا۔

ایک ترجمہ قرآن کریم جو بغیر عربی متن کے ہے اور اس میں تاریخ طباعت بھی نہیں لکھی گئی، لیکن مقدمے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کے درمیانی عرصہ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ پیر صلاح الدین نے رفتار زمانہ پبلی کیشنز سے شائع کروایا ہے۔ مترجم نے اس ترجمہ قرآن کا نام ''The Wonderful Kor'an'' رکھا ہے۔ اس انگریزی ترجمہ قرآن کے شروع میں کلمات تشکر کے طور پر مترجم نے کئی لوگوں کا ان کے ترجمہ قرآن کے

سلسلے میں مدد کرنے پر شکریہ ادا کیا ہے جن میں مولانا مرشد، مولانا حافظ نورالحسن (یونیورسٹی اورینٹل کالج شعبہ عربی کے استاد) مسٹر جسٹس کورنیلیس (سپریم کورٹ پاکستان کے چیف جسٹس) اور حمید اللہ خان (سابق وائس چانسلر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کے نام شامل ہیں۔

اس کے بعد مقدمے سے پہلے چند معتبر تفاسیر اور لغت کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن سے مترجم نے استفادہ کیا۔

مقدمہ میں کارلائل کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایک اقتباس سے شروع کرتا ہے اور مختلف مستشرقین کے انگریزی ترجموں کے ساتھ ساتھ نیچے حاشیہ میں تفسیری نوٹ بھی لکھتا ہے۔ ترجمہ قرآن آسان انگریزی زبان میں کیا گیا ہے۔

علی احمد جالندھری نے ''The Glorious Holy Quran'' کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ ۱۹۶۲ء کو ورلڈ اسلام مشن والوں کی طرف سے بغیر عربی متن کے شائع کیا گیا۔ اس انگریزی ترجمہ قرآن میں مترجم پاکستان کے عصری مسائل بھی زیر بحث لاتے ہیں۔

۱۹۶۳ء میں عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہ قرآن مولانا ابو اعلیٰ المودودی کے اردو ترجمہ (تفہیم القرآن) کے ساتھ لندن سے شائع ہوا۔ حقیقت میں تمام ہندوستان اور بیرون ممالک میں مسلمانوں کی طرف سے ان کے ترجمہ قرآن کو بہت پسند کیا گیا۔ ۱۹۶۴ء میں خادم رحمانی دری نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ایک صفحہ پر عربی متن اور دوسرے صفحہ پر انگریزی ترجمہ ہے۔ اس انگریزی ترجمہ قرآن کریم کو حاجی ظہور الحق نے شائع کروایا۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ ۱۹۴۱ء میں کیا۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی ہندوستان کے جید علما میں سے ہیں، انہوں نے اردو انگریزی زبان میں قرآن مجید کے تراجم کیے جو خاصے مقبول ہوئے۔ ان ترجموں کے علاوہ انہوں نے اسلامی موضوعات پر بہت سی علمی ادبی ضرورت کو بھی پورا کیا۔ ایک انگریزی ترجمہ قرآن ڈاکٹر محسن اور ڈاکٹر تقی الدین الہلالی جو مدینہ یونیورسٹی میں پروفیسر تھے نے کیا۔ دونوں حضرات نے مل کر'' The Noble

Quran'' کے عنوان سے ۱۹۷۲ء میں قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ (۳۵)

سید سعید اختر رضوی نے ۱۹۷۸ء میں انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو تہران سے شائع ہوا۔ انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ایک ترجمہ نذیر احمد کمال الدین نے کیا جس کی تاریخ طباعت مذکور نہیں ہے۔ (The Message of Quran) کے عنوان سے اطہر حسین اسلامک فاؤنڈیشن لاہور کے تحت قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ ۱۹۸۴ء میں کیا گیا۔

(The Message of Quran) کے عنوان سے محمد اسد نے ۱۹۸۰ء میں قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا، ۱۹۶۴ء تک صرف پہلی سورتوں کا ترجمہ کیا گیا تھا لیکن ۱۹۸۰ء میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ کیا گیا، جو جبر الٹر، دارالاندلس سے شائع ہوا، تقسیم کنندگان میں قرآن مجید کے انگریزی ترجمے کے ذکر کے ساتھ ساتھ دیگر علوم قرآن کو بڑے اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ساتھ ہی ایک لسٹ دی گئی ہے جس میں ترجمہ قرآن مجید کے مستند مصادر بھی شامل ہیں۔

''The Holy Quran'' کے عنوان سے علی حبیب نے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کیا جو ۱۹۷۹ء میں چھپا اس ترجمہ قرآن کا حاشیہ ایم۔ ایچ شاکر نے لکھا۔

۱۹۸۰ء میں محمد وائی۔ زیڈ۔Y.Z نامی آدمی نے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کیا جو ۱۹۷۹ء میں چھپا اس ترجمہ قرآن کا حاشیہ ایم۔ایچ شاکر نے لکھا۔ ایران میں امام علی ریسرچ سنٹر سے ۱۹۹۷ء میں ایک انگریزی زبان میں ترجمہ قرآن کو مختلف سکالروں کی طرف سے لکھا گیا۔

قرآن کریم اسلامی تعلیمات کا منبع ہونے کے ساتھ ساتھ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کی بھی گہری دلچسپی کا مرکز رہا۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الٰہی کے اسرار رموز سمجھنے کے لیے دنیا کی بیش تر زبانوں میں اس کے ترجموں کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی گئی۔ ان قرآنی ترجموں کے فوائد و نقصانات ایک الگ موضوع بحث ہے، ان ترجموں کے اغراض ومقاصد اور اسباب کی تفصیل ایک اہم مضمون ہے۔ ان ترجموں سے جہاں بہت سے فوائد

حاصل ہوئے وہاں نقصانات کا احتمال بھی موجود ہے۔ مثلاً جب سے مسلم اور غیر مسلم عوام الناس کو قرآن کریم کے ترجمے پڑھنے اور سمجھنے کے لیے دستیاب ہوئے، براہ راست قرآنی مطالعہ عربی زبان میں مفقود ہو گیا۔ اکثر ترجمے جو مستشرقین کی طرف سے کیے گئے عربی متن کے بغیر ہیں ان حضرات نے اصل عربی متن کو جو کلام الٰہی سے ترجمے کے ساتھ لکھنا گوارہ ہی نہ کیا بلکہ بعض مترجمین نے اپنے مخصوص اہداف کی تکمیل کے لیے اپنے ترجموں میں اصل عبارت کی روح اور چاشنی نہیں پائی جاتی وہ فصاحت و بلاغت جو اصل عبارت کا زینہ ہوتی ہے ختم ہو جاتی ہے، پھر یورپین زبانوں کے قرآنی تراجم کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ان مترجمین نے کہیں سہواً اور کہیں عمداً صریح اغلاط کا ارتکاب کیا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کے بعض الفاظ کو عبرانی روایات سے منسلک کرنا، عربی زبان ادب سے ناواقفیت کی بنا پر صرف ایک ہی معنی پر اکتفا کرنا عربی زبان کے مترادفات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مرضی کے مفہوم کو بیان کرنا۔

قرآن کریم کے اسلوب بیان کو نہ سمجھتے ہوئے اپنی سوچ کے مطابق توضیح کرنا، ان تمام وجوہات کی بنا پر ہم کہ سکتے ہیں کہ ان ترجموں سے بجائے اسلامی اور قرآنی تعلیمات کی ترویج کے انہیں ایک مخصوص انداز میں خاص مقصد کے لیے بیان کرنے کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ بڑے افسوس سے ہمیں اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مسلم علما کی طرف سے کیے جانے والے ترجموں کی رفتار بہت سست نظر آتی ہے ابتداء میں تو کوئی بھی مستند قسم کا ترجمہ انگریزی زبان میں نہیں تھا۔ بعد میں اگر کوئی کوشش ہوئی تو وہ ان یورپین مترجمین کے ترجموں کے سامنے بہت حقیر سی ہے۔

☆☆☆☆

حواشی

۱۔ رابداوی، ڈاکٹر محمود: دراسات فی اللغۃ والادب والحضارۃ، ج: ۱، ص: ۹۱

۲۔ بشیر احمد خاور: آثار القرآن، ص: ۶۵

3- A.J. Arbery: The Kuran interprated, V:1 (Preface)

4- Muhammad Khalifa.:The Sublime Qur'an and Orientalism, p. 63.

5- نفس المصدر The Sublime Qur'an and Orientalism: Muhammad Khalifa. p. 63.

۶۔ خورشید عالم: سیارہ ڈائجسٹ ''قرآن مجید کے تراجم مغربی اور مشرقی زبانوں میں'' از محمد عبداللہ منہاس، ص: ۱۶۳

۷۔ الف E.J. Brill: Encyclopeadia of Islam. P.125.

ب۔ جمیل نقوی: قرآن مجید کے اردو تراجم، ص: ۳۹

ج۔ جامعہ پنجاب، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج: ۱ ص: ۵۶۴

د۔ صارم، عبدالصمد: تاریخ القرآن، حیدرآباد، دکن، ص ۱۱۹

8- Macmillan-Company: Encyclopeadia of Britannica, V: 1, P:12

9- Abdullah Yousaf Ali: The Holy Qur'an text, Translation and commentary, V:1, P: 12.

10- E.J. Brill: Encyclopeadia of Islam. V: Qur'an, P.430.

۱۱۔ جامعہ پنجاب، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج: ۱ ص: ۵۶۵

۱۲۔ خورشید عالم: سیارہ ڈائجسٹ ''قرآن مجید کے انگریزی تراجم'' مولانا عبدالماجد دریا بادی، ص: ۱۷۱

۱۳۔ زرقانی، عبدالعظیم: مناھل العرفان، ج: ۴، ص: ۱۰۷

14- Muhammad Khalifa: The sublime Qur'an and Orientalism, p.62

۱۵۔ جامعہ پنجاب، اردو معارف اسلامیہ، ج: ۱ ص: ۶۱۲

۱۶۔ الطاف حسین: ''نقاش'' ص: ۸: ص: ۱۰۶۔

۱۷۔ ڈاکٹر جمیل نقوی: قرآن مجید کے اردو تراجم، ص: ۳۹

18- Abdullah Yousaf Ali Holy Qur'an text, translation and commentary, P: 15:i.
19- Hafiz Ghulam Sarwar: Translation of the Holy Qur'an (Preface)
20- Ma millan Company Encyclopeadia of Britannica, V: 19, P: 93:
21- Islamet Binark and Halit Eren World Bibliography of the translations ofthe meanings Holy: Qur'an P: 222
22- Abdullah, Yousaf Ali: Translatin of the Holy Qur'an (Prefarse)

۲۳۔ جرجی زیدان: تاریخ الاداب العربیۃ، ج ۲، ص ۵۔

24- Muhammad Khalifa. The Sublime Qur'an and Orientalism, P:63:
25- Dawood, N.J. The Qur'an, Preface

۲۶۔ ابوالخیر المودودی: المعارف، تراجم قرآن، ص ۵۸تا۶۰۔

27- Khan Abdullah, Yousaf Ali:The Holy Qur'an text, Translation and commentary, v:1, P:6.

۲۸۔(الف) راشد، الطاف حسین،: نقاش، ج: ۱۴، ص ۱۰۷
(ب) الحسنی، عبدالحی: الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند، ص ۔۱۶۹۔
۲۹۔ صارم، عبدالصمد: تاریخ القرآن، ص : ۱۳۷

30- The Holy Quran, Preface: Muhammad Zafrullah khan
31- Khan Abdullah, Yousaf Ali:The Holy Qur'an text, Translation and commentary, v:1, P:6.

۳۲۔ الحسنی، عبدالحی: الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند، ص ۔۱۶۹۔

۳۳۔ القاسمی محمد سالم: شاہ ولی اللہ کی قرآنی فکر کا مطالعہ، ص : ۱۰۴

34- Muhammad Khalifa.The Sublime Qur'an and Orientalism, P:63:

۳۵۔ جمیل نقوی: قرآن مجید کے اردو تراجم، ص ۳۹

مآخذ

۱ الحسینی، عبدالحیی: الثقافۃ الاسلامیۃ فی الھند، راجعہ وقدم لہ ابوالحسن علی الندوی، حیدرآباد، المطبوعات، المجمع اللغۃ العربیۃ ف، ۱۴۰۳/ ۱۹۹۳ء۔

۲ جیراجپوری ،محمد اسلم :تاریخ القرآن ،کراچی ،کتب خانہ مرکز علم و ادب ،ط :۲ ،جامعہ اسلامیہ علی گڑھ ،۱۳۴۱ھ۔

۳ الطاف حسین راشد :نقاش ،لاہور ،ایچ راشد پرنٹرز ،ایبک روڈ ،ج:۱۴ ،۱۹۶۸ء

۴ زر قانی،عبد العظیم :مناھل القرآن فی علوم القرآن ،بیر وت ،دارالفکر، ج:۲، ط:۱، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء

۵ رابد اوی ،ڈاکٹر محمود : درا سات فی اللغتہ والا دب والحضا رۃ ،بیر وت ،موسستۃ الر سالۃ ،۱۴۰۰ھ /۱۹۸۰ء۔

۶ خاور ،بشیر احمد : تاریخ القرآن ،لاہور ،مکتبۃ رشید یۃ ،ثنائی پریس ۱۳۳۸ھ۔

۷ جرجی زیدان :تاریخ اداب اللغتہ العر بیہ ،بیر وت،دار مکتبۃ الحیاۃ،تاریخ طبا عت موجود نہیں۔

۸ صارم ،عبدالصمد : تاریخ القرآن ،حیدر آباد ،حمید برقی پریس ،۱۲۶۰ھ۔

۹ خورشید عالم:سیارہ ڈائجسٹ ،،مضمون نگار :عبد اللہ منہاس :قرآن کریم کے تراجم مغربی اورمشرقی زبانوں میں،(قرآن نمبر)لاہور ،حامد محمود پرنٹر پبلشرز ،۱۹۶۹ء

۱۰ جامعہ پنجاب : اردو دائرہ معارف اسلامیہ ،لاہور ،دانش گاہ پنجاب ،ط:۱، ج:۱۵،۱۳۹۸ء

۱۱ نقوی ،ڈاکٹر جمیل :قرآن مجید کے تراجم ،کراچی ،ادب نما،باب الاسلام پر یٹنگ پریس ،ط:۱،تاریخ طباعت موجود نہیں۔

۱۲ جالندھری ،رشید :المعارف ،مضمون نگار:ابو الخیر مودودی :تراجم القرآن ،ادارہ ثقافت اسلامیہ ،مکتبہ جدید پریس ،اکتوبر ،دسمبر ،۲۰۰۱ء۔

۱۳ قاسمی ،محمد سالم :شاہ ولی اللہ کی قرآنی فکر کا مطالعہ ،لاہور ،المحمود اکیڈمی ،۱۹۹۸ء